مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

نبی علیہ السلام کی وفات کا صدمہ، اِسلام کا مدار کلمہ ہے، منکرینِ زکوۃ کا فتنہ
اِسلام دُنیا کی سپر پاور رہا، فرانس کے سکّہ پر کلمہ طیبہ
پاکستان کے حکمران اِسلام کی راہ میں رُکاوٹ ہیں

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 75 سائیڈ B   1987 - 09 - 06)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت آقائے نامدار ﷺ کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آپ دُنیا سے تشریف لے گئے تو کچھ صحابہ کرامؓ کا یہ حال ہوا کہ اُنہوں نے بہت زیادہ غم کیا حَتّٰی کَادَ بَعْضُھُمْ یُوَسْوِسُ حتی کہ بعض تو ایسے ہوگئے کہ طرح طرح کے وسوسوں میں مبتلا ہوگئے اَور شدید وسوسوں کے قریب ہوگئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَکُنْتُ مِنْھُمْ میں بھی اُن میں تھا۔ اَور پریشانی بہت زیادہ اِس وجہ سے ہوگئی کہ بعض قبائل نے اِنکار کر دیا زکوۃ دینے سے، اُنہوں نے کہا کہ اَب یہ ایک طرح کا ٹیکس ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اَور بات تھی، قرآنِ پاک میں آیا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً اِن کے مالوں میں سے زکوۃ لیں صدقہ لیں تُطَھِّرُھُمْ بِھَا وَتُزَکِّیْھِمْ

آپ اِن کو پاک کریں گے صاف کریں گے اَور صَلِّ عَلَيۡهِمۡ جب یہ آئیں اَور لائیں اَپنا صدقہ جو اِن کے اُوپر واجب ہوتا ہے تو اِن کو دُعا دیجیے کہ اللہ کی رحمت اِن پر ہو، خدا کی رحمت کی دُعا۔ اِن کے لیے ''صلوۃ'' کا لفظ اِستعمال فرمالیجیے صَلِّ عَلَيۡهِمۡ . اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ آپ کا یہ لفظ اِستعمال کرنا یا دُعا دینا اِس سے ایسی رحمت کہ جس سے اِنہیں سکون حاصل ہو نازل ہوتی ہے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے تک تھا (صرف اُن کی خصوصیت تھی) اَب ہم کیوں دیں ؟ تو یہ ایک فرقہ ہوگیا۔

جھوٹے نبی کا فتنہ :

دُوسرے جو لوگ نبوت کا دعوی کر رہے تھے اُن میں مسیلمۂ کذاب جو تھا بہت طاقتور دُشمن تھا اُس کے مقابلے میں بہت شہید ہوئے ہیں صحابہ کرامؓ، اہل بدر میں سے بھی بڑے بڑے قیمتی حضرات قُرَّاء یعنی عالم اَور قاری، فقط قاری نہیں اَور یہ ستر کے قریب ہیں، کل ساڑھے سات سو کے قریب صحابہ کرامؓ شہید ہوئے ہیں بہت بڑی تعداد ہے یہ، بہت ہی بڑا نقصان ہے اِسی کے بعد تو قرآنِ پاک کو لکھا گیا۔

عیسائیوں کی طرف سے حملے :

اَور ایک عیسائیوں کی طرف سے جو حملے شروع ہوگئے تھے، تو مدینہ منورہ کا حال یہ ہوگیا کہ رات کو پہرہ دیتے تھے کہ کسی طرف سے حملہ نہ ہوجائے، باقاعدہ اُنہوں نے جتھے بنالیے باریاں مقرر کرلیں اَب وہ سارے مدینہ منورہ کے گرد گشت کرتے رہتے تھے کہ کسی طرف سے دُشمن حملہ آور نہ ہوجائے تو یا تو نوبت اِسلام کے عروج کی بڑی تیز رفتاری سے جاری تھی یا پھر اَچانک رسول اللہ ﷺ دُنیا سے رُخصت ہوگئے اَور ساری چیزیں جیسے رہ گئیں لگتا یوں تھا جیسے بنی بنائی عمارت وہ خدانخواستہ ڈیہہ گئی ہو تو اِن کو بہت تشویش طرح طرح کے وسوسے خیالات پیدا ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کی کیفیت :

تو حضرت عثمانؓ بھی اُن ہی میں تھے جو متفکر رہتے تھے اِس بارے میں کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا

تھا حضرت عمرؓ وہاں سے گزرے اُنہوں نے سلام کیا اِن کو، سلام کرنا تو سنت ہے اَور جواب دینا واجب ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میں اَیسا منہمک تھا (خیالات میں) کہ مجھے نہ اُن کے گزرنے کا پتہ چلا نہ اُن کے سلام کا پتہ چلا، آپ غور کریں تو ایسے حالات بعض اَوقات گزرتے ہیں اِنسان پر اِنہماک کے مشغولیت کے کہ اُس کے آگے سے کوئی گزر بھی جائے تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کوئی گزرا ہے وہ اَپنے دَھیان میں اِتنا مستغرق ہوتا ہے کہ اُسے خبر نہیں ہوتی تو اَپنا فرماتے ہیں کہ یہ حال تھا کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت عمرؓ آئے گزرے آگے سے، سلام کیا جواب کی مجھے خبر ہی نہیں، معلوم ہوا کہ نہ یہ آنکھیں دیکھتی ہے نہ یہ کان سنتے ہیں بلکہ کوئی اَور طاقت ہے جو سنتی ہے اَور دیکھتی ہے، وہ طاقت اگر کسی طرف متوجہ ہو جائے تو پھر یہ آنکھیں بھی بیکار اَور کان بھی بیکار، نہ کانوں میں آواز گویا سنائی دے گی اَور نہ آنکھوں کا کام ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے۔

یہ ایک بڑی بدسلوکی کی بات تھی کہ وہ سلام کریں مجھے میں جواب ہی نہ دُوں، سلام کا بھی جواب نہ دیا فَاشْتَکٰی عُمَرُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تو اُنہوں نے جا کر گلہ کیا حضرت اَبوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ یہ کیا ہوا ہے؟ ثُمَّ اَقْبَلَا پھر یہ دونوں میرے پاس آئے اَور دونوں نے سلام کیا تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰی اَخِیْکَ عُمَرَ سَلَامَہٗ یہ کیا بات ہوئی، اِن کو سلام کا جواب نہ دینے پر کس چیز نے آپ کو اُبھارا یہ تو گویا خفگی کی علامت ہے بہت زیادہ، کیا چیز پیش آئی قُلْتُ مَا فَعَلْتُ میں نے کہا میں نے تو یہ نہیں کیا اَیسا ہوا ہی نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا تم نے اَیسا کیا ہے بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ اَب یہ بات تو بہت ہی بری بات ہے کہ وہ کہے میں نے کیا ہی نہیں ایسے، ہوا ہی نہیں ایسے، دونوں میں تضاد ہے ٹکراؤ ہے دونوں میں اَیسا ٹکراؤ ہے کہ دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کھا کر کہا کہ بَلٰی وَاللّٰہِ لَقَدْ فَعَلْتَ.

قَالَ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَاشَعَرْتُ اَنَّکَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ کہتے ہیں کہ میں نے پھر قسم کھا کر کہا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں چلا کہ آپ گزرے ہیں سلام کیا ہے یا نہیں کیا کچھ پتہ نہیں مجھے کوئی خبر نہیں خبر ہی نہیں کچھ اِحساس ہی نہیں ہوا اِس کا۔ تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ یہ حالت ہے کیونکہ اَور صحابہ کرامؓ

کی بھی ایسی حالت تھی کہ اُنہیں جیسے کہتے ہیں نا کہ کسی چیز کا ہوش نہیں رہا، کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہا ایسے حواس معطل ہوئے تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صَدَقَ عُثْمَانُ یہ سچ کہہ رہے ہیں ٹھیک کہہ رہے ہیں اَور قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَالِكَ اَمْرٌ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام میں تمہارا ذہن تھا لگا ہوا اُس میں مشغول تھے ذہن اُس میں مصروف تھا فَقُلْتُ اَجَلْ میں نے کہا بالکل ٹھیک یہی بات تھی، پوچھا اُنہوں نے مَا هُوَ کیا چیز ہے ایسی ؟ میں نے کہا کہ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ ﷺ قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَّجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اَپنے پاس بلا لیا اَور ہم یہ پوچھ نہیں سکے کہ اِس معاملہ میں نجات کیسے حاصل ہوگی ؟ یہ ایک جملہ ہے۔

نجات کا مدار کیا ہے ؟

اِس کا جواب اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذَالِكَ جو بات تمہارے ذہن میں ہے کہ ہم یہ نہیں پوچھ سکے وہ میں نے پوچھی ہے میں نے پوچھ لی تھی وہ بات فَقُمْتُ اِلَيْهِ کہتے ہیں میں کھڑا ہو گیا جذبے میں جوش میں اَور میں نے کہا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اَور آپ واقعی اِس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ یہ پوچھ لیں کہ مدارِ نجات کیا ہے ؟ ایک اِنسان جو پیدا ہوا ہے اُس کا مدارِ نجات کیا ہوتا ہے ؟ تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ اِس معاملہ کی نجات کیسے ہوگی یعنی یہ جو کچھ پیش آرہا ہے جب سے آئے ہیں اَور جب جائیں گے، اِس سب معاملہ میں نجات کی سبیل کیا ہوگی قیامت کے دِن خدا کے سامنے عِنْدَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا مَنْ قَبِلَ مِنِّى الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا جو آدمی میرا وہ کلمہ جو میں نے اَپنے چچا اَبوطالب کے سامنے پیش کیا میں نے کہا کہ میرے کان میں آہستہ سے آپ کلمہ کہہ لیں اُحَاجُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دِن میں اللہ کے یہاں اِس کی وجہ سے آپ کی نجات کے لیے حجت کرلوں گا لیکن اُنہوں نے رَد کر دیا جو یہ کلمہ قبول کرلے تو یہ نجات ہے اُس کے لیے فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ .[1]

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۴۱

تو مدار تو کلمہ ہی ہے، اَصل یہی ہے پہلے یہ ہی سکھایا جاتا ہے جو مسلمان ہونا چاہتا ہے اُس کو کلمہ ہی پڑھایا جاتا ہے جیسے جڑ یہ ہے باقی اَعمال جو ہیں وہ سب شاخیں ہیں۔

اِسلام پوری دُنیا میں پھیل کر رہا :

ایک صحابی نقل کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَ ذُلِّ ذَلِیْلٍ کوئی گھر اَیسا نہیں رہے گا دُنیا میں، چاہے وہ گھر اِینٹوں سے بنا ہوا ہو اَور چاہے وہ گھر اُون کے بٹی ہوئی چیزوں سے اُون کی بنائی ہوئی چیزوں سے بنا ہو خیمہ جیسے ہوتا ہے، تنبو وغیرہ میں رہنے والے لوگ ہوں یا گھروں میں جیسے شہروں میں رہنے والے لوگ ہیں اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ اللہ تعالیٰ وہاں اِسلام کا کلمہ پہنچادیں گے بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَ ذُلِّ ذَلِیْلٍ چاہے کوئی عزت والا عزت سے رہے اَور چاہے کوئی ذلت کو قبول کرنے والا ذلیل ہو بہرحال یہ کلمہ پہنچ کر رہے گا۔

اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُھُمْ مِنْ اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا یا تو اللہ تعالیٰ کا یہ کلمہ وہ پہلے ہی قبول کرلیں گے تو اللہ اُن کو عزت دیتا چلا جائے گا یا وہ ذلیل ہوں گے قاصر ہوں گے مسلمانوں سے مقابلے میں اَور پھر اِطاعت قبول کریں گے، بہرحال جو اِطاعت قبول کر رہے ہیں جزیہ دے رہے ہیں ٹیکس دے رہے ہیں ذمی بنے ہیں وہ عزت میں نہیں ہیں وہ ذلت میں ہیں۔

قُلْتُ فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ [1] تو میں نے کہا سارا دین اللہ کا پھیل ہی جائے گا سارے عالم میں تو ہوا بھی اِسی طرح سے ہے کہ رفتہ رفتہ رفتہ صحابہ کرامؓ ہی کے دَور میں پوری دُنیا میں اِسلام پھیل گیا۔ اَور آپ سمجھیے گا کہ یہ اِسپین اَور فرانس وغیرہ یورپ کا حصہ اِس کی تو آبادی بہت ہی تھوڑی ہے اَور بڑا خراب علاقہ تھا ٹھنڈا علاقہ یہاں تو ایسے ہے کہ کوئی کوئی گھر ہوگا آباد۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۴۲

فرانس کا سکہ اُور کلمہ طیبہ :

اِسپین پر جب حکومت ہوئی ہے تو فرانس وغیرہ میں جو اِن کے سکے تھے اُن پر کلمہ اُنہوں نے چھاپ دیا حالانکہ وہ اَلگ حکومت تھی مگر دباؤ اِتنا قبول کیا کہ کلمہ چھاپ دیا۔ اِسی طرح کوئی جگہ ایسی رہی نہیں ہے کہ جہاں پیغام نہ پہنچ گیا ہو اِسلام کا کیونکہ اَگر پیغام ہی نہ پہنچے تو پھر حجت رہتی ہے اِنسان کے لیے کہ خداوندِ کریم تیرا پیغام مجھے نہیں پہنچا۔

چین کے حاکم کو دعوت نامہ :

بہت پہلے رسول اللہ ﷺ نے والا نامے تحریر فرمائے تو چین بھی لکھا ہے اُور چین کے حاکم نے قبول کیا ہے اُور جواب اَچھا دیا ہے لیکن وہ جواب جب پہنچا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے بعد پہنچا ہے آپ دُنیا سے رُخصت ہو چکے تھے اُن کا پتہ نہیں راستہ کیا ہوتا ہوگا کتنا فاصلہ ہوتا ہوگا راستے ہر وقت چلتے بھی ہوں یا نہ چلتے ہوں جیسے سردیوں میں بند ہو جاتے ہیں وقت ایک لگا جواب بھی اُس نے دیا ہدایہ وتحائف بھی بھیجے تو اُس نے قبول کیا اُور بڑی دُور کی جگہ سمجھی جاتی تھی یہ اُور یہ جاپان وغیرہ یہ چھوٹے جزائر ہوں گے اُس وقت جو تابع ہوں گے اِن ہی کے اِس علاقہ کے۔

صدیوں اِسلام دُنیا کی واحد سپر پاور رہا :

تو آقائے نامدار ﷺ کا پیغام تو گھر گھر پہنچ گیا ہے اَگر کسی نے قبول کرلیا اُور اِسلام میں داخل ہوگیا تو ٹھیک (عزت ہی عزت ہے) نہیں تو نہیں (ذلت ہی ذلت ہے) کیونکہ دُوسری سپر پاور کوئی نہیں رہی تھی، مسلمان رہے ہیں سپر پاور صدیوں، بس دوسو سال سے تقریبًا زوال شروع ہوا ہے جو ۱۳۴۱ھ میں مکمل ہوا ہے ترکی حکومت کے خاتمہ پر، یہ زوال کی اِنتہا ہوئی ہے جس (ذلت کی) حالت میں اَب ہیں مسلمان، حق تعالیٰ کو اِختیار ہے کہ وہ بدل دے اُور دُعا بھی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بھی بدلے ہماری اِصلاح سچ مچ فرما دیوے اُور ہمیں اہل بنائے اُور آگے بلندیاں نصیب فرمائے پوری مسلمان قوم کو ساری دُنیا کو۔

دُوسری جو طاقت تھی عیسائیوں کی کبھی ایسے ہوا ہے کہ کسی حد تک کسی میدان میں غالب آ گئی ہو ورنہ نہیں غالب آسکی۔ اِسی طرح اَچانک کوئی طاقت (وقتی طور پر) اُبھری ہو اَور وہ چھا گئی ہو بہت نقصان پہنچا دیا ہو اَیسے بھی ہوا ہے جیسے ہلاکو، چنگیز یہ چلے ہیں اَور بڑا نقصان پہنچا ہے لیکن کچھ ہی عرصے بعد وہ مسلمان ہونے شروع ہو گئے اَور وہ اِسلام کا جز بن گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دِلوں میں اِسلام ڈال دیا مسلمان ہوتے چلے گئے سب۔ تو جو فکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تھی اُس کا جواب تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا لیکن دُوسری حدیث جو اَور آگے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی ہے وہ اِس کتاب میں موجود ہے وہ اِس گفتگو کا حصہ نہیں ہے لیکن اِس کتاب میں ایسے اَنداز سے دی ہے کہ وہ اَبوبکر رضی اللہ عنہ کی اِس بات کی ایک طرح سے تشریح بھی ہو جاتی ہے کہ یہ کلمہ نجاتِ آخرت کے لیے تو کافی ہے ہی ہے لیکن دُنیاوی بلندی کے لیے بھی یہ کافی ہے۔

اِسلام کی راہ میں حکمران رُکاوٹ ہیں :

ہاں اَگر مسلمان عمل چھوڑ دیں اَور پھر یہ کہیں کہ ہماری مدد نہیں ہو رہی تو یہ تو بات ایسے ہی ہے آپ سمجھ لیں خود دیکھ لیں اَپنا حال دیکھ لیں کہ چالیس سال ہو گئے ہیں پاکستان بنے ہوئے شاید اِکتالیس ہو گئے اَور اِس عرصہ میں سب کچھ ہوا ہے مگر اِسلام نہیں آنے دیا ! کون مانع رہا ہے ؟ حکمران مانع رہے ہیں کسی ایک کا نام نہیں لیا جا سکتا ہے پورا طبقہ اَز اَوّل تا آخر سلسلہ ہے ایسے کہ اِسلام ہی نہ آنے پائے جو سوراخ بھی نظر آتا ہے اِسلام کے آنے کا وہ بھی بند کر دیا جاتا ہے۔

ہاں اِسلام کا نام لینا اَور بہکانا یہ ضرور رہا ہے تو جو اَنگریز کرتا وہ اُس کے جانشین بن کر اِن لوگوں نے کیا ہے ظلم، اَگر پھر بنگلہ دیش بن جائے اَور پاکستان ٹوٹ جائے آدھا تو اِس میں قصور اِسلام کا نہیں ہے اِس میں قصور بے عملی کا ہے کہ اِسلام کے اُوپر عمل نہیں کیا۔ تو (مشرقی پاکستان کا) وہ حصہ جہاں کوئی راستہ ہمارا نہیں جاتا، خشکی کا راستہ آٹھ سو میل دَرمیان میں دُشمن ہندوستان، بحری راستہ لنکا سے جاتا ہے بہت طویل، ہوائی راستہ وہ بھی اِسی طرح مگر اِس کے باوجود اِسلام کا صرف نام ہی لیا تھا تو وہ ملا رہا مدتوں فقط اِسلام کے نام پر، اَگر اِسلام سچ مچ آ گیا ہوتا تو وہ بھی مِلا ہی رہتا اَور ہوسکتا تھا کہ

اَور آگے بڑھے ہوتے کیونکہ اِسلام کا جذبہ ایسی چیز ہے کہ یہ اِنسان کو نا قابلِ شکست بنا دیتا ہے اِس کو شکست نہیں ہو سکتی اِس جذبے کو اَور اِس جذبے والوں کو مگر وہ نہیں آیا ذرا بھی نہیں آنے پایا۔

اَب لوگوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ وہ کوئی چیز جانتے ہی نہیں سوائے اَپنی ذات کے، ہر شخص اَپنی ذات کی حد تک مصروف ہے اَور اُس کا اِنہماک یہی ہے کہ میں اَور میری ذات، میرے گھر والے، میرا خاندان، بس ہر ایک کو اَپنی ذات کی ترقی مقصود ہے، باقی ملک کا نہیں ہے کوئی وفادار اَور نہ اِسلام کا وفادار، بڑے لوگوں میں سب کا یہ جذبہ ہے۔ چھوٹے لوگوں میں ہے کہ اِسلام پر عمل بھی کرتے ہیں قرآنِ پاک کی تلاوت ہے بچوں کو قرآنِ پاک پڑھانا ہے بس اَفراد ہیں جو پڑھاتے ہیں اَور یہ بھی پوری اِصلاح نہیں قبول کرتے اِسلام کی۔ تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اَور ہمیں عمل کی توفیق دے اَگر عمل آ گیا تو پھر اللہ کا وعدہ ہے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تم ہی سب سے بلند ہو " اَعْلَوْنَ " سب سے بلند سپر پاور تم ہو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ شرط یہی ہے کہ اِیمانِ (کامل) پایا جائے تو پھر تم سب سے بلند ہو پھر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اَیسے ہو جائے گا۔ تو اِس کے لیے دُعا ہی کی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اَور فضل فرمائے رکھے اَور ہم سب کو اَپنی رضا سے نوازے، آمین۔ اِختتامی دُعا............